قربانی۔۔حصولِ قربتِ الٰہی کا ذریعہ

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

اسلام اپنے ماننے والوں سے قربانی کا تقاضا کرتا ہے کہ اگر مال وجان قربان کرنے کا وقت آئے تو سب کچھ راہِ خدا میں لٹانے سے بھی دریغ نہ کرو۔ ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (الانعام: ۱۶۲)

''اے محبوب ﷺ! آپ فرمادیں کہ بے شک میری نماز۔۔۔ میری قربانی۔۔۔ میرا جینا۔۔۔ میرا مرنا۔۔۔ سب کچھ اللہ کے لئے ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آج سے ہزاروں سال پہلے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لئے پیش کر کے اطاعت و وفا کا ایسا اظہار فرمایا کہ جس کی مثال پوری تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔ قربانی و ایثار اور اللہ کے حکم کی تعمیل میں اس قدر کمال کا یہ جذبہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس قدر پسند آیا کہ قیامت تک اس کو برقرار رکھ کر امت مسلمہ کو یہ حکم دیا کہ وہ جانوروں کو قربان کیا کریں تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد تازہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا اسوہ زندہ رہے۔ چنانچہ فرزندان اسلام ہمیشہ سے اس سنت ابراہیمی کو تازہ و زندہ رکھنے کے لئے دس ذی الحج کو قربانی کرتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی:

مَاھٰذِہِ الْاَضَاحِی قَالَ ھِیَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ.

''یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے لہذا اس کو خوش دلی سے ادا کرو''۔

قربانی اسلام کے شعائر اور دین کی نشانیوں میں سے ہے۔ قربانی کی عبادت ہر دور میں کسی نہ کسی رنگ میں ہوتی چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَارَزَقَھُمْ اللّٰہُ مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ.

''اور ہم نے ہر امت کے لئے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں، اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپائیوں پر''۔ (الحج، ۲۲: ۳۴)

قربانی کیا ہے؟

القربان مایتقرب به الی الله وصارفی التعارف اسماً للنسیکة التی هی الذبیحة.

''قربانی وہ چیز جس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا جائے، اصطلاح شرع میں یہ قربانی جانور ذبح

کرنے کا نام ہے‘‘۔(المفردات للراغب ص ۴۰۸ طبع مصر)

جب تک قربانی پیش نہ کی جائے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا، کوئی منزل قریب نہیں ہوتی۔ ملازمت، تجارت، زراعت اور عبادت غرضیکہ مادی اور روحانی ہر قسم کے مقاصد کا حصول یا قرب اسی وقت ممکن ہے جب انسان ان کے لئے آرام، وقت، دولت اور خواہشات وغیرہ کی قربانی پیش کرے۔ ہر عمل اور ہر عبادت کی روح یہ ہے کہ اس کو اللہ کے لئے ادا کیا جائے۔ یہی اسلام کی رمز ہے اور یہی اس کی حقیقی روح ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب ہے جس کا حصول عبادت الٰہی کے بغیر نہیں ہوسکتا اور ظاہر ہے کہ عبادت و اطاعت خداوندی نفسانی خواہشات کو کچل کر رکھ دینے اور وقت و آرام کو قربان کرنے سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ لہذا انسان اپنے مقصد حیات کو اسی صورت میں حاصل کرسکتا ہے جب اس میں قربانی کا جذبہ پوری طرح کارفرما ہو۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

☆ امام ترمذی وابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنی اِھْرَاقِ الدَّم وِاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاشعارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا.

(مشکوٰۃ ص ۱۲۸ باب الاضحیہ)

’’ابن آدم نے قربانی کے دن خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ خدا کے حضور پسندیدہ کوئی کام نہیں کیا اور بے شک وہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے۔ لہذا خوش دلی سے قربانی کیا کرو‘‘۔

حضور ﷺ قربانی کرتے وقت دعا فرماتے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ

’’الٰہی محمد ﷺ، آپ کی آل اور آپ کی امت کی طرف سے قبول فرما‘‘۔ (مشکوۃ ص ۱۲۷)

اس میں احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے ان الفاظ کا مزید اضافہ کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِن اُمَّتِیْ.

’’الٰہی یہ میری طرف سے اور میرے ان امتیوں کی طرف سے قبول فرما جو قربانی نہیں کرسکے‘‘۔ (مشکوۃ ص ۱۲۸)

سبحان اللہ! اغنیائے امت کو ان کی قربانیاں مبارک ہوں۔ خدا کرے وہ حلال کمائی سے ہوں۔ خلوص سے ہوں عمدہ ہوں اور قبول ہوں۔ فقرائے امت کی خوش نصیبی دیکھئے ان کے احساس محرومی کا آقا ﷺ نے اپنی طرف سے قربانی دیکر ہمیشہ کے لئے ازالہ فرمادیا۔ تاکہ کوئی غریب مسلمان یہ سوچ کر احساس کمتری کا شکار نہ ہو کہ اہل ثروت نے قربانی کا سارا ثواب حاصل کرلیا اور ہم محروم رہے۔

☆ آقائے کریم ﷺ نے قربانی کے جانوروں کو لٹا کر یہ پڑھتے۔

اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

’’بے شک میں نے اپنا رخ اس ذات کی

طرف کرلیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ ملت ابراہیم پر یکسو ہوکر اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ بے شک میری نماز اور قربانی میری زندگی اور موت اللہ پروردگار عالمیاں کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ الٰہی تجھ سے اور تیرے لئے محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ پھر ذبح فرمایا''۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ دارمی، مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

☆ حنش کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دومینڈھے قربانی کرتے دیکھا، میں نے پوچھا یہ کیا؟ فرمایا:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّی عَنْهُ.فَاَنَا اُضَحّ عَنْهُ.

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات کی وصیت فرمائی تھی کہ میں حضور کی طرف سے قربانی کروں۔سو میں سرکار کی طرف سے (بھی) قربانی کرتا ہوں''۔

(ابوداؤد، ترمذی وغیرہ، مشکوۃ ص ۱۲۸)

سبحان اللہ، کیسے سعادت مند ہیں وہ اہل خیر، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، رسول محترم ﷺ کی طرف سے آج بھی عمدہ قربانی دیتے ہیں یقیناً آقا ﷺ کی روح خوش ہوگی اور یقیناً اس کے طفیل ان کی اپنی قربانی بھی شرف قبول پائے گی۔ اللہ توفیق دے۔

☆ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاهٰذِهِ الْاَضَاحِیُ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عِلَيه السَّلَامُ قَالُوْا فَمَالَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَالصُّوْفِ حَسَنَةٌ.

''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے لئے ان میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے نیکی عرض کی یارسول اللہ! اون کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا اون کے بدلے نیکی ہے''۔ (احمد، ابن ماجہ، مشکوۃ)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰی عِيْداً حَوَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّة، قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةَ اُنْثٰى اَفَاضَحِیّ بِهَا قَالَ لاَ وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصَّ شَارِبَكَ وَتَحلْقَ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَاللّٰهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے قربانی کے دن عید منانے کا حکم دیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے مقرر کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! یہ بتائیں کہ اگر میرے پاس منیحہ مؤنث (وہ جانور جو کوئی شخص دوسرے کو دودھ، اون وغیرہ کا فائدہ اٹھانے کے لئے کچھ عرصہ کے لئے دے، بعد میں واپس کرلے) کے سوا کچھ نہ ہو، کیا اسی کی قربانی کردوں؟ فرمایا نہیں، تم اپنے بال اور ناخن تراشواؤ، مونچھیں ترشواؤ (نہ کہ مونڈھواؤ) زیر ناف بال مونڈھو۔ اللہ کے ہاں تمہاری یہی مکمل قربانی ہے''۔ (ابوداؤد، نسائی، مشکوۃ ص ۱۲۹)

سبحان اللہ! قربانی کا مفہوم کتنا عام فرمادیا، کہ اہل ثروت بھی عمل کرسکیں اور عام مفلس مسلمان بھی۔ خیروبرکت کا دریا بہہ رہا ہے، کہ ہر پیاسا سیراب ہو۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قربانی کا جانور روز قیامت آئے گا بمعہ سینگوں اور بالوں اور کھروں کے (یعنی ان سب چیزوں کا وزن کیا جائے گا اور ترازو میں

تولے جائیں گے) اور بے شک جانور کا خون رب کے حضور زمین پر گرنے سے پہلے مقبول ہوجاتا ہے۔ پس خوشی سے قربانی کرو قلب پر کوئی ملال نہ آئے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)

☆ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دنیا میں قربانی کی ہوگی جب وہ اپنی قبر سے اٹھے گا تو قبر کے سرہانے ایک سواری عجیب نمونے کی کھڑی ہوئی پائے گا جس کے بال چاندی کے اور آنکھیں یاقوت کی، سینگ سونے کے، آدمی اس سے پوچھے گا تو کون ہے کہ میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت سواری نہیں دیکھی۔ وہ کہے گی قربانی ہوں جسے تو نے ذبح کیا تھا۔ بس اب مجھ پر سوار ہوجا۔ پس وہ اس پر سوار ہوجائے گا اور پانچ سو سال کی لمبی مسافت بہت جلد طے کرکے عرش الٰہی کے سایہ میں پہنچ جائے گا۔ (نزہۃ المجالس)

☆ حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؓ، غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دربار خدا میں عرض کی مولا امت مصطفیٰ ﷺ کی قربانی کا کیا ثواب ہے ارشاد ہوا۔ داؤد علیہ السلام اس کو قربانی کے ہر بال کے بدلے میں دس نیکیاں عطا کروں گا۔ اور دس گناہ مٹاؤں گا اور دس درجے بلند کروں گا۔ اے داؤد علیہ السلام کیا تجھے معلوم نہیں۔

”بے شک یہ قربانیاں پل صراط پر سواریاں بنیں گی اور گناہوں کو مٹا ڈالیں گی“۔ (غنیۃ الطالبین)

اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا:

عَظِّمُوْا حَسِنُوْا اَوْقَالَ سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ.

”اپنی قربانیوں کی خوب خدمت کیا کرو، ان کو خوب موٹا تازہ کرو کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں بنیں گی“۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے۔ وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔

قربانی اخلاص کا نام ہے۔ اگر دل میں اخلاص کی بجائے ریا کاری، دکھاوا، عجب اور خود پسندی آجائے، لوگوں سے تعریفی کلمات سننے یا صرف گوشت کھانے کے لئے قربانی کی ہو تو کل قیامت کے دن یہی قربانیاں منہ پر ماری جائیں گی اور نیت کی خرابی کی وجہ سے سب کچھ برباد ہوجائے گا لیکن اگر دل میں اخلاص ہو حصول تقویٰ اور رضائے خداوندی کی نیت ہو تو یہ قربانیاں قیامت والے دن ہمارے لئے بخشش کا باعث بنیں گی۔

قربانی کی حکمتیں اور فوائد

۱۔ خداداد نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے حکم پر خلق خدا کے لئے بہترین کھانے کا بندوبست کریں۔

۲۔ قربانی دینے والے ہی حق کی حمایت اور ظلم کی بیخ کنی کے لئے وقت آنے پر تن من دھن وطن اولاد سب کچھ قربان کرسکتے ہیں اور یہی جذبہ قوموں کی باوقار زندگی کا ضامن ہے۔

۳۔ مغرب پرست حکمرانوں نے جو ظالمانہ استحصالی نظام ہم پر مسلط کر رکھا ہے، اس نے غریب کو باعزت زندگی سے محروم کرر کھا ہے۔ اشیاء خورد و نوش اتنی مہنگی کردی گئیں کہ اللہ کی نعمتوں کے دروازے عوام پر بند ہیں۔ اسلام کا نام لینے والے حکمرانوں نے اپنے عوام کے منہ سے آخری لقمہ بھی چھین لیا ہے۔ رب العالمین کی ربوبیت اور رحمۃ اللعالمین کی رحمت کو امراء نے غصب کر رکھا ہے۔ اس کو رب کائنات کے بجائے رب اغنیاء اور

رحمت عالمیاں کے بجائے رحمت سرمایہ داران تک محدود کر چھوڑا ہے حالانکہ قرآن کا حکم ہے۔ **ولا تفسدوا فی الارض**. اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔

یہ لوگ اللہ کا پیدا کیا ہوا وافر رزق ذخیرہ اندوزی کے ذریعہ سٹاک کرتے اور کھلے بازار میں آنے سے روکتے اور مصنوعی قلت پیدا کرکے آئے دن بھاؤ بڑھاتے رہتے ہیں۔ جس سے عوام بنیادی ضروریات سے محروم ہوتے جاتے ہیں اور بڑے لوگ اپنی تجوریاں بھرتے رہتے ہیں۔

قربانی کا شرعی حکم ان انسان نما درندوں کو مذموم حرکت سے باز رکھنے کا سبق دیتا ہے تاکہ غریب آدمی بھی اللہ کی نعمت (گوشت) کھا سکے۔ پس اسلامی نظام کو جہاں بھی نافذ العمل کرو گے، ظلم کے اندھیروں میں تمہیں روشنی کی کرن وہیں نظر آنے لگے گی۔ ایک قربانی پر عمل درآمد نے کم از کم تین دن کئی کروڑ محروم لوگوں کو اعلیٰ کھانا کھلا دیا۔

۴۔ قربانی کی کھالوں سے بیشمار رفاہی خیراتی ادارے چلتے ہیں۔ غریبوں یتیموں اور بیواؤں کی مالی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

۵۔ سرمایہ داروں کے دل سے دولت کی محبت کم اور خالق کی محبت اور خلق پر شفقت کے جذبات بڑھتے ہیں اور یہی انسانیت کا اصل جوہر ہے۔

۶۔ قربانی کی نیت سے ہزاروں لوگ مال مویشی پالتے اور وقت آنے پر اپنی محنت کا پھل پاتے ہیں۔ اس سے ان کی سال بھر کی روزی کا سامان ہوجاتا ہے۔ اس کی کھال بال اور ہڈیاں قومی آمدنی میں اضافے کا سبب ہیں۔ الغرض جس پہلو سے دیکھا جائے قربانی اپنے اندر دنیا و آخرت کے بیشمار فوائد و فضائل رکھتی ہے۔